جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۸۲ھ   رجسٹرڈ نمبر   جلد ۱ عدد ۱

دینی و علمی ماہنامہ

بینات

مرتبہ

محمد عبد الرشید نعمانی

مقامِ اشاعت :-

مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن

کراچی ۵

چندہ سالانہ :-

چھ روپے ، فی پرچہ

۵۰ پیسے

منیجر: محمد احمد

کفریاتِ پرویز کا پردہ چاک

اب

پرویز کے کافر ہونے میں کوئی شک باقی نہیں رہا

علماءِ اُمّت کا متفقہ فتویٰ

پرویز ـــ کافر ـــ ہے

جدید اڈیشن حسبِ ذیل خصوصیات کے ساتھ تیّار ہو گیا :-

۱- کُفریاتِ پرویز کی فہرست میں چار گونہ اضافہ۔

۲- جوابات میں سیر حاصل تبصرہ اور مؤثر تشریح۔

۳- علماءِ ہند و پاک کی تصدیقات میں سینکڑوں دستخطوں کا اضافہ۔

۴- عربی استفتا اور مکہ معظمہ کے قاضی القضاۃ، علماءِ حرمین شریفین اور علماءِ جدّہ وشام و حجاز کے اصل جوابات و تصدیقات کا عربی متن۔

۵- پرویز کی جدید جواب دہی کی کوشش کو ناکام بنا دیا گیا۔

۶- مولانا محمد منظور صاحب نعمانی کا کفریاتِ پرویز پر ایک دلنشین تمہیدی مقالہ۔

۷- مولانا محمد عبدالرشید نعمانی کے قلم سے بصیرت افروز پیش لفظ۔

۸- جدید اڈیشن کی ضخامت میں سابقہ اڈیشن سے سہ گونہ اضافہ۔

قیمت

قسم اوّل تین روپے ـ قسم دوم دو روپے ـ ضخامت تقریباً ۳۰۰ صفحات

ملنے کا پتہ

شعبۂ تصنیف مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن

کراچی ۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف

الحمد للہ رب العالمین، والعاقبۃ للمتقین، والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہٖ محمد وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین

اما بعد

اسلام پر آغازِ دعوت ہی سے اہلِ باطل کی سخت یورش رہی ہے، اور اُمتِ مسلمہ کو ہر دَور میں دشمنانِ اسلام سے بڑی معرکہ آرائی کرنی پڑی ہے، اعداء نے دینِ حق کو مٹانے کے لئے ہر طرف سے حملے کئے اور ہر سمت سے بھرپور وار کیا مگر مسلمانوں نے ہر حملہ کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ہر وار کا منہ توڑ جواب دیا۔ یہ حملے کبھی جان و مال پر ہوئے اور کبھی دین و ایمان پر، کبھی تیغ و سنان سے نبرد آزمائی ہوئی اور کبھی زبان و قلم سے معرکہ آرائی۔ مسلمانوں پر بڑے بڑے سخت وقت آئے اور گزر گئے، کٹھن سے کٹھن گھڑیاں آئیں اور بیت گئیں۔ دشمنانِ اسلام آندھی کی طرح اُٹھے اور رعد کی طرح گرجے لیکن دینِ حق کی شمع اسی طرح تاباں و فروزاں رہی، گزشتہ بارہ سو سال میں کیا کیا نہ ہوا، صلیبیوں نے بڑے ساز و سامان سے متحد ہو کر حملہ کیا اور ناکام واپس گئے، ترک فاتحانہ آئے اور مفتوح ہو کر رہ گئے۔ پرستارانِ صلیب نے اندلس سے مسلمانوں کو بے دخل کیا تو حلقہ بگوشانِ اسلام نے ان کے عین قلب قسطنطنیہ پر قبضہ جما لیا، تاریخ میں

ان رزم آرائیوں کی یاد آج بھی تازہ ہے۔

معرکۂ قلم میں کیا ہوا فلسفۂ یونان کے اثر سے جو اضطراب فکر مسلمانوں میں پیدا ہو چلا تھا جس کی بدولت الحاد و زندقہ نے جنم لیا، باطنیت اور اعتزال نے زور پکڑا، وہ متکلمینِ اسلام کی دقیقہ سنجیوں اور موشگافیوں کے مقابلہ میں بالکل نہ ٹھیر سکا، تھوڑی سی عقلی کشاکش کے بعد پادر ہوا ہوا اور بیخ و بنیاد سے اکھڑ کر رہ گیا، لیکن

یہ قصّہ ہے جب کا کہ آتش جواں تھا

ادھر دو سو سال سے مسلمانوں پر انحطاط کے آثار نمایاں ہیں اور ان میں اس اولوالعزمی، ولولہ اور جوش کا فقدان ہے جو اُن کے اسلاف کا طغرائے امتیاز تھا ہمتیں پست ہو گئیں اور حوصلے جاتے رہے، اس عرصہ میں انہوں نے ہر حملہ کا مفتوحانہ مقابلہ کیا ہے، پہلے میدانی شکستیں کھائیں، سلطنتوں پر زوال آیا، ملک پر غیروں کا قبضہ ہوا، اب ذہنی غلامی میں مبتلا ہیں، خاص طور پر وہ طبقہ جس کے ہاتھ میں اقتدار کی باگ ڈور ہے اور جو ہر جگہ اور ہر ملک میں سیاست و صحافت اور آئین سازی و نظام تعلیم پر مسلط ہے وہ ہمہ تن فاتح قوم کے رنگ میں رنگا ہوا ہے اور کلّی طور پر اس سے متاثر ہے، اسی کی آنکھ سے دیکھتا ہے، اسی کے کان سے سنتا ہے اور اسی کے دل و دماغ سے سوچتا اور غور و فکر کرتا ہے، اس کے نزدیک ہر شے میں حُسن و قبح کا ٹھیک ٹھیک وہی معیار ہے جو فاتح قوم کا ہے۔ نتیجہ یہ کہ اسلام پر اس وقت ہر طرف سے جاہلیت جدیدہ کی چڑھائی ہے، اور ہمارا با اختیار طبقہ دیوانہ وار اس کے نافذ کرنے کی دُھن میں تن من دھن سے لگا ہوا ہے، تاریخ شاھد ہے کہ ایسا سخت وقت مسلمان قوم پر کبھی نہیں آیا یوں معلوم ہوتا ہے کہ شاید یہ اسلام اور جاہلیت کی آخری جنگ ہی، اگر مسلمانوں نے اس وقت اس خطرہ کا صحیح احساس کر کے اس کے خلاف پوری طرح صف آرائی نہ کی تو عین ممکن ہے کہ جاہلیت نمایندگانِ اسلام کو ایک چھوٹے سے خطۂ ارضی میں محدود و محصور کر کے رکھ دے۔

یاد رکھئے —— اس جاہلیت کے مقابلہ میں اب تک جو لڑائی لڑی گئی اس کی حیثیت محض دفاعی تھی کہ جہاں تک ہو سکا قوم کو اس سے بچانے کی کوشش کیگئی اور اس سلسلہ میں صرف روکنے اور باز رکھنے کو کافی سمجھا گیا حالانکہ ضرورت اقدامی حملہ

کی تھی، چاہیئے یہ تھا کہ ان علوم وفنون کا تنقیدی جائزہ لیا جاتا اور ان نظریات وافکار کا علمی محاسبہ کیا جاتا جن کے جلو میں یہ درآمد ہوئی تھی اور اس فلسفہ کی دھجیاں اُڑائی جاتیں جس کے سایہ میں یہ پروان چڑھی تھی اور ایک ایسی نسل تیار کی جاتی جو علوم اسلامیہ سے واقفیت کے ساتھ ساتھ علوم جدیدہ سے بھی باخبر ہوتی اور وہ ہر شعبۂ زندگی میں اسلام کی بالادستی کو ثابت کرسکتی لیکن افسوس ہے کہ ایسا نہ ہوسکا۔

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اس کے کچھ قدرتی اسباب بھی تھے، فاتح اور مفتوح میں عرصہ تک اجنبیت رہا کرتی ہے اور مدت تک ایک دوسرے کو شک وشبہ کی نگاہ سے دیکھا کرتے ہیں، مسلمان ایک غیور قوم تھی اُنھوں نے صدیوں تک اقوامِ عالم کی امامت کی تھی، بارہ سو سال تک وہ متمدن دنیا کے بہت بڑے حصہ پر بلا شرکت غیرے قابض و متصرف رہ چکے تھے، ان کا اپنا فلسفہ تھا علوم وفنون تھے، وہ اپنے اعلیٰ اخلاق اور مذہب وتمدن کے اعتبار سے دنیا جہان سے فائق تھے، تاریخ میں پہلی مرتبہ ان کو مغربی اقوام کے مقابلہ میں اس صورتِ حال سے دوچار ہونا پڑا تھا، ظاہر ہے کہ نفسیاتی طور پر فاتح سے جو نفرت ان کو ہونی چاہیئے تھی وہ ہوئی اور عرصہ تک زندگی کے ہر شعبہ میں انھوں نے من حیث القوم اس سے ترک تعلق قائم رکھا، آخر تابکے "الناسُ علیٰ دین ملوکھم"

ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند

آہستہ آہستہ ان کی مقاومت میں کمی آتی گئی اور ہر جگہ اور ملک میں سب سے پہلے مسلمانوں کے اس طبقہ نے جو نرا دنیا طلب تھا فاتح قوم سے آشتی کی ان کے افکار کو اپنایا ان کی وضع قطع کو اختیار کیا ان کے علوم کو پڑھا اور اپنے اندر ہضم کیا اس سے ان کو خاطر خواہ منافع حاصل ہوئے پھر کیا تھا ساری قوم اسی ڈگر پر چل پڑی، نظامِ تعلیم پر اغیار کا قبضہ تھا انھوں نے اسکول سے لیکر کالج تک زندگی کے ہر شعبے سے اسلامی اثر ونفوذ کو چُن چُن کر نکال ڈالا، آخر جو ہونا تھا وہ ہو کر رہا، ایک نئی نسل عالم وجود میں آئی جو زبانی نعرہ بازی

کا جہاں تک تعلق ہے پُوری اور پکّی مسلمان ہے، سیاسی اور معاشرتی مصالح اس کو اس بات پر مجبور کرتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہے اور ببانگِ دہل اپنے اسلام کا اعلان کرے، لیکن اس کے تحت الشعور میں اسلام کا کوئی ٹھوس تصوّر نہیں نہ اسلام کے عقائد و مبادی پر ان لوگوں کا یقین ہے، نہ اس کے شعائر کی ان کے دل میں عظمت ہے، نہ اسلامی جذبات ہیں نہ اسلامی غیرت و حمیت، جمہور بہرحال اب بھی مسلمان ہیں مگر ان پر جو طبقہ مسلّط ہے وہ ذہنی طور پر اسلام سے مطمئن نہیں، بدقسمتی سے اسی طبقہ کے ہاتھ میں ان کی زمام ہے اور ادب و صحافت، قانون و عدالت، تعلیم و معاشرت، غرض ہر شعبۂ زندگی پر یہی لوگ ہیں جو ہر جگہ چھائے ہوئے ہیں، ان میں کھلے ہوئے ملحد بھی ہیں اور چھپے ہوئے منافق بھی، کچھ مومن بھی ہیں مگر حد درجہ ضعیف الایمان کہ اسلام کے لئے بحیثیتِ اسلام کچھ کرنے پر آمادہ نہیں۔

یہ صورتِ حال ہے جو ایک عرصہ سے اُمّتِ مسلمہ کو دعوتِ عمل دے رہی ہے اور ان کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کرنا چاہتی ہے۔

گوئے توفیق وسعادت درمیان افگندہ اند
کس بمیدان در نمی آید سواراں را چہ شد

اس وقت کی سب سے بڑی اسلامی خدمت موجودہ نوجوان نسل کو اسلام سے آشنا کرنا ہے، ضرورت اس امر کی ہے کہ جس طرح بھی بن سکے ان کو اصلی اور پکّا مسلمان بنایا جائے، اہلِ دل اپنی قلبی توجہات سے، اہلِ قلم اپنی تصنیفات سے، معلمین اور اصحابِ درس تعلیم و تدریس سے، خطبا اور مقررین اپنی تقریر و خطابت سے، اربابِ اثر اپنے اثر و رسوخ سے مغرب کے اس طلسم کو توڑیں جس نے اس نسل کو مسحور کر رکھا ہے۔

موجودہ تعلیم یافتہ طبقہ کی ذہنی بے اطمینانی اور اضطرابِ فکر کو دُور کرنے کے لئے شدید ضرورت اس امر کی ہے کہ بہت جلد ایسا صالح دلآویز اور موثر اسلامی و دینی اور علمی لٹریچر فراہم کیا جائے جس سے وہ گتھیاں سلجھ جائیں جو مغربی اقوام کے زیر اثر رہنے اور ان کے نظریات و افکار کے مطالعہ نے ان

کے خانہائے دماغ میں پیدا کر دی ہیں تاکہ اسلام اپنی پوری تابانی اور جلوہ گری کے ساتھ ان کے دل و دماغ کو منور کر سکے۔

اِسی ضرورت کے پیشِ نظر

مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی میں ایک

"شعبہ تصنیف" اس سال سے قائم کر دیا گیا ہے اور ماہنامہ :-

بَیِّنَات

کا اجراء اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے — یہ رسالہ خالص دینی اور علمی رسالہ ہے۔ جس کے مقاصد حسب ذیل ہیں :-

۱- اسلام کے اساسی مسائل کی حفاظت، اور عصر حاضر کے علمی فتنوں کی نشان دہی اور ان کے مؤثر جوابات

۲- جدید فقہی مسائل کا قدیم فقہ اسلامی کی روشنی میں صحیح حل۔

۳- علوم اسلامیہ تفسیر، حدیث، فقہ اصول اور کلام پر علمی مقالات کی اشاعت،

۴- جدید تعلیمیافتہ اصحاب کی دینی و علمی تربیت کے لئے وقتاً فوقتاً مختلف موضوعات پر اچھے اچھے مضامین لکھنا۔

۵- مستشرقین اور دیگر معاندین اسلام نے اسلام کے بارے میں جو مختلف طریقوں سے غلط فہمیاں پھیلائی ہیں ان کا علمی اور ٹھوس طریقہ پر موثر انداز میں ازالہ کرنا۔

اگر آپکو ان مقاصد سے اتفاق ہے

تو خریداری کے رجسٹر میں اپنا نام لکھوا دیں، یہ رسالہ ماہ بماہ آپ کی خدمت میں پہنچتا رہے گا، اس کا سالانہ چندہ چھ روپے اور قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے ہے، سر دست اس کی ضخامت ۴۸ صفحات ہوگی۔

ہم نے کام بحمد اللہ شروع کردیا ہے

لیکن سرمایہ، وسائل، رجال کار اور سب سے زیادہ خدا کی توفیق اور اس کی اعانت کی ضرورت ہے۔

ہم ملک کے ان تمام حضرات سے جن تک ہماری آواز پہنچ سکتی ہے اور جو اپنے دل میں اسلام کے لئے کچھ درد رکھتے ہیں، یہ استدعا کرتے ہیں کہ وہ

اس کارِ خیر میں ہمارا ہاتھ بٹائیں،

اہلِ قلم جن کو اللہ نے لکھنے کی صلاحیت دی ہے وہ قلمی معاونت کریں!

جو اہلِ خیر ہیں وہ اس کی خریداری اور اشاعت میں سرگرمی سے حصّہ لیں، اور عام حضرات اپنا وقت نکال کر

اِس کو پڑھنے اور اس کے مطابق اپنے ذہن کو بنانے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں!

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

پرنٹر و پبلشر محمد ادریس۔ مشہور آفسٹ پریس کراچی۔